خرگوشیاں

اسد رضا

97F، سیکٹر۔7، جسولہ وہار نئی، دہلی۔110025، موبائل:9873687378

قارئین باتمکین! آپ نے انسانوں کی سرگوشیاں تو بہرحال دیکھی بھی ہوں گی اور تھوڑی بہت سماعت بھی فرمائی ہوں گی تاہم ایک گدھے کی 'خرگوشیوں' سے آپ کا واسطہ پہلے نہ پڑا ہوگا، مگر آج خوگر مدح سے تھوڑا سا گلہ بھی سنیے۔ یوں تو میں محنت کش بھی ہوں اور حضرت انسان کا وفادار بھی لیکن میری شرافت اور حسن سلوک کا ناجائز فائدہ جتنا اہل مشرق نے اٹھایا ہے اتنا کسی نے نہیں۔ میرا اور میری برادری کا اہانت آمیز اور رقت انگیز مذاق جتنا اردو، ہندی، پنجابی اور گجراتی و بنگلہ وغیرہ جیسی زبانوں کے ادیبوں اور شاعروں نے اڑایا ہے اتنا کسی نے نہیں ان محترم حضرات و مسماۃ سے پاؤں (معاف کیجئے ہمارے ہاتھ نہیں) بستہ ہم گدھے کہتے ہیں:

آپ خود اپنی جفاؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگرعرض کریں گے تو شکایت ہوگی

سب سے زیادہ مجھے شکایت اردو شاعروں اور ادیبوں سے ہے لیکن میں ان کے مذاق کا برا نہیں مانتا کیونکہ عقل کے لحاظ سے میں انہیں اپنی ہی برادری کا فرد مانتا ہوں۔ اگر وہ عقلمند ہوتے تو شاعری نہیں بلکہ بزنس، ٹھیکیداری یا نیتا گیری کرتے اور شاہین باغ، سلیم پور، ترلوک پوری، حوض رانی یا برجپوری کے کسی مکان میں نہیں بلکہ نیو فرینڈس کالونی یا گریٹر کیلاش کے بنگلے میں رہتے اور گدھا مخالف ایسے شعر نہ کہتے:

فخر ملّت بنے تھے مشکل سے
فخر سے ف ہٹا دیا تو نے

آپ جانتے ہیں کہ بغیر ف کا فخر صرف خر یعنی گدھا ہوتا ہے۔ اردو کے ایک اور شاعر دلاور فگار نے بھی ہماری برادری کو نشانہ طنز و مزاح بناتے ہوئے کہا تھا:

گدھے کرنے لگے ہیں چائے نوشی
مگر انسان بھوکے مررہے ہیں
تنزّل کی طرف مائل ہے انسان
گدھے کافی ترقی کررہے ہیں

اب آپ ہی انصاف سے بتائیے کہ ہم نے کہاں ترقی کی ہے۔ اب بھی ہم دھوبی کے کپڑے، بھٹوں سے اینٹیں اور دیگر بھاری بھرکم سامان ڈھوتے اور مالک سے ڈانٹ اور مار کھاتے ہیں۔ اسی لئے تو ایک انصاف پسند شاعر راجندر کرشن نے یہ کہہ دیا تھا:

میرا گدھا گدھوں کا لیڈر
کہتا ہے کہ دلّی جاکر
میں حق میں گدھوں کے مانگ اٹھاؤں گا
ہر مانگ کو اپنی پوری کراؤں گا

لیکن سنا ہے کہ ہمارے لیڈر کو دھوبیوں اور اینٹیں ڈھلوانے والوں نے راہ سے ہٹا دیا۔ گدھا دشمنی میں اہل فارسی بھی اردو والوں سے پیچھے نہیں رہے، بلکہ اردو والوں نے بھی اہل فارسی سے ہی خردشمنی کی روایت حاصل کی۔ ہر مضحکہ خیز چیز کے ساتھ 'خر' لگا دیتے ہیں جیسے 'خر دماغ'، 'خرگوش'، 'خرنظر'، 'خرجگر'، 'خرسر'، خرپایہ، خرکمر، خردہن، خرذہن، خرشکم، خربدن، خرگردن اور خربوزہ وغیرہ وغیرہ۔ فارسی میں میرے خلاف اہانت انگیز محاورے اور اشعار بھی ہیں جنہیں پڑھ پڑھ کر میں ذلت محسوس کرتا ہوں۔ مثلاً "یہ شعر نما محاورہ یا محاورہ نما شعر دیکھئے:"

خرِ عیسیٰ اگر بمکّہ رود
چوں بیاید ہنوز خر باشد

یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا گدھا مکّہ میں بھی ہو آئے تو اس کی صورت و سیرت نہیں تبدیل ہوتی یعنی وہ گدھا ہی رہتا ہے۔

اردو اور ہندوستانی میں تو ایسے بہت سے محاورے ہیں جو ملت خر اور ہماری گدھا برادری کی بے عزتی کے حامل ہیں۔ مثال کے طور پر گدھا برسات میں بھوکا مرے، گدھا پیٹے گھوڑا نہیں ہوتا، گدھا

دھونے سے بچھڑا نہیں ہوتا۔ اب آپ ہی بتائیے کسی گدھے کو برسات میں مرتے ہوئے دیکھا یا ہماری برادری نے کبھی یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ پیٹنے سے گھوڑا یا دھونے سے بچھڑا بن جاتی ہے۔ لہٰذا میرا مطالبہ ہے کہ ایسے گدھا مخالف محاوروں کو لغت سے ہمارے (گدھے کے) سینگ کی طرح غائب کیا جائے۔ اسی طرح ایک محاورہ ہے 'گدھا کھر سا میں موٹا ہوتا ہے' اب آپ ہی انصاف سے کہیں کہ کوئی جانور کھر سا یعنی سخت گرمی میں موٹا ہوتا ہے۔ میں نے تو اپنے کسی برادر خر کو موسم گرما میں موٹا ہوتے نہیں دیکھا۔ ایک اور کہاوت 'گدھے کو حلوا کھلا کر لاتیں کھانا' بالکل بے بنیاد الزام ہے ہم گدھوں پر۔ ہم روکھا سوکھا چر کر بھی کسی کو لات نہیں مارتے۔ یقین نہ ہو تو حضرت انسان ہمیں حلوہ کھلا کر دیکھیں۔ ایک ایسا ہی محاورہ ہے 'گدھا کیا جانے زعفران کی قدر' ہم تو زعفران کی ہی نہیں زعفرانی پارٹی کے بھی قدر دان ہیں کیونکہ اسی پارٹی نے ہندوستان جمہوریت نشان کو وہ عظیم اور گدھا نواز سربراہ عنایت فرمایا ہے جو گدھوں سے ترغیب حاصل کرتے ہیں اور انہی کی طرح رات دن کام کرتے ہیں اور ہم گدھوں کو مالک کا وفادار قرار دیتے ہیں۔ ایک ایسا ہی ہتک آمیز محاورہ ہے 'گدھا گیا دُم کی تلاش میں' کٹا آیا کان ایک بیہودہ محاورہ اور ہے 'گدھے پر کتابیں لادنا'۔ ارے بھئی ہم تو کتابوں کو ہی نہیں اہل کتاب کو بھی لادتے ہیں اور اف نہیں کرتے۔ یہ محاورہ بھی غلط ہے کہ 'گدھے کو گدھا کھجاتا ہے' ہم نے آدمیوں کو ہی ایک دوسرے کو کھجاتے ہوئے دیکھا کسی گدھے کو نہیں۔ لہٰذا یہ محاورہ بھی گدھا دشمنی کی علامت ہے۔ ان اہانت آمیز محاوروں اور علامتوں کو ختم کیا جانا اشد ضروری ہے۔ اس لیے ہم تمام سیاسی پارٹیوں سے عموماً اور موجودہ مرکزی حکومت سے خصوصاً یہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ گدھا پرستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مذکورہ بالا تمام گدھا مخالف محاوروں، اصطلاحوں اور کہاوتوں کو ہزار اور پانچ سو کے پرانے نوٹوں کی طرح غیر قانونی قرار دیں۔ ان سب کو ہندی، اردو، پنجابی، گجراتی اور بنگلہ زبانوں کے لغات سے باہر کرائیں۔ جو انسان گدھے کو بیوقوفی کی علامت بتائے اور مذکورہ بالا محاوروں کو استعمال کرے اسے پولیس فوراً گرفتار کر کے حوالات کی ہوا کھلائے اور عدالت میں اس کے خلاف مقدمہ درج کرائے۔ وزیر تعلیم سے درخواست ہے کہ وہ نصابی کتب سے گدھا مخالف باتوں کو خارج کرائیں۔ اس سلسلہ میں اگر آئین میں بھی ترمیم کی ضرورت درپیش ہو تو وہ بھی کی جائے۔ گدھوں پر کتنا بوجھ لادا جائے اس کا بھی قانون کے ذریعے تعین کیا جائے۔ جب سب کو ہفتے میں ایک دن کی چھٹی دی جاتی ہے تو گدھا برادری کو بھی یہ رعایت دی جائے اور یہ وزارت محنت قانون بنائے کہ جو مالک چھٹی کے دن بھی گدھوں سے کام کرائے گا اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ گدھے کا مذاق اڑانے والا خواہ منسٹر یا افسر ہو اسے بھی سزا دینے کا التزام کیا جائے۔ 'حقوق انسان' کی طرح 'حقوق خراں' کے تحفظ کے لئے بھی ریاستی و مرکزی سطح کے کمیشن تشکیل دیے جائیں۔ گاؤں، پنچایت، بلاک، قصبے، تحصیل، شہر، ضلع اور کمشنری لیول پر 'انجمن تحفظ خراں' بنائی جائیں۔ بقول شاعر ضمیر ہاشمی:

اسی کے نام سے آئی ہے شاعروں میں ترنگ
وجود خر سے ہے تصویر کائنات میں رنگ

چونکہ موجودہ مرکزی حکومت گدھوں پر مہربان ہے لہٰذا میں یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ اسکولی نصاب میں ہی نہیں بلکہ کالج اور یونیورسٹی کے نصاب میں بھی ہم گدھوں کی محنت کشی اور وفاداری کے اسباق شامل کیے جائیں۔ اسی طرح یونیورسٹیوں کے ریسرچ اسکالر 'وفاداری خر' اور 'مشقت خر' کے موضوعات پر تحقیقی مقالات لکھیں۔ گدھوں کی سماجی و معاشی اہمیت وافادیت اور ان کے مسائل و مصائب کے بارے میں سمینار کا انعقاد کرایا جائے۔ گدھوں کو صحت مند رکھنے اور بیمار گدھوں کا علاج کرانے کے لیے ہر گاؤں، بستی اور محلے میں 'گدھا کلینک' قائم کئے جائیں۔ گدھوں اور انسانوں کو 'حقوق خراں' سے آگاہ کرانے کے لیے بیداری مہم چلائی جائے۔ میں تو اقوام متحدہ سے بھی یہ مانگ کرتا ہوں کہ 'یوم خواتین' کی طرح 'یوم خراں' بھی منانے کا انتظام کیا جائے۔ ہر سال یکم اپریل کو یہ دن منایا جائے تو بہتر ہے تاکہ حضرت انسان کو یہ سچائی یاد رہے کہ انسان بھی نہ صرف بیوقوف ہوتے ہیں بلکہ بنتے بھی ہیں۔

آخر میں گدھا برادری کی جانب سے میں اشرف المخلوقات حضرت انسان سے عموماً اور اردو والوں سے خصوصاً درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہمارے مذکورہ بالا مطالبات کو پورا کر کے ہمیں ممنون اور شکر گزار ہونے کا موقع عنایت فرمائیں۔

ہم ہوں ممنون آپ کے صاحب
شکریہ خر نواز یوں کا کریں

○○

○○